Digitized by Khilafat Library Rabwah
134

فون ۴۴۹
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا
رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ الفضل ربوہ
یوم جمعہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
The Daily ALFAZL RABWAH
قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے
جلد ۶۴/۲۹ | ۹ صفر ۱۳۹۵ھ ۔ ۲۱ تبلیغ ۱۳۵۴ ہش ۔ ۲۱ فروری ۱۹۷۵ء | نمبر ۴۲

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۱ تبلیغ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے:۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے طبیعت اچھی ہے، الحمد للہ

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۲۱ تبلیغ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ کچھ چکر آتے ہیں اور غنودگی سی ہے۔ احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور عمرِ دراز سے نوازے۔

کراچی سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ محترم صاحبزادہ مرزا مجیب احمد صاحب کے فرزند عزیز محمود احمد سلمہ کی طبیعت بہت خراب ہے الٹیاں برابر آرہی ہیں اور گلوکوز ڈرپ لگا ہوا ہے۔ احباب عزیز موصوف کی صحتِ کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے درد و الحاح سے دعائیں کریں۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جب تک تمہارے اخلاق اعلیٰ درجے کے نہ ہوں کسی مقام تک نہیں پہنچ سکو گے

اپنا عملی نمونہ دکھاؤ اور اس میں ایسی چمک ہو کہ دوسرے اس سے متاثر ہوں

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَاستَقِم کَمَآ اُمِرتَ یعنی سیدھا ہو جا، کسی قسم کی بد اعمالی کی کجی نہ رہے، پھر راضی ہونگا، آپ بھی سیدھا ہو جا اور دوسروں کو بھی سیدھا کر۔ عرب کے لئے سیدھا کرنا کس قدر مشکل تھا۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے پوچھنے پر فرمایا کہ مجھے سورۂ ہود نے بوڑھا کر دیا کیونکہ اس حکم کے رُو سے بڑی بھاری ذمہ داری میرے سپرد ہوئی ہے۔ اپنے آپ کو سیدھا کرنا اور اللہ تعالیٰ کے احکام کی پوری فرمانبرداری کرنا جہاں تک انسان کی اپنی ذات سے تعلق رکھتی ہے ممکن ہے کہ وہ اس کو پورا کرے لیکن دوسروں کو ویسا ہی بنانا آسان نہیں ہے اس سے ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بلند شان اور قوتِ قدسی کا پتہ لگتا ہے۔ چنانچہ آپؐ نے اس حکم کی کیسی تعمیل کی صحابہ کرامؓ کی وہ پاک جماعت تیار کی کہ ان کو کُنتُم خَیرَ اُمَّۃٍ اُخرِجَت لِلنَّاسِ کہا گیا اور رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُم وَرَضُوا عَنہُ کی آواز ان کو آگئی۔ آپؐ کی زندگی میں کوئی بھی منافق مدینہ طیبہ میں نہ رہا۔ غرض ایسی کامیابی آپؐ کو ہوئی کہ اس کی نظیر کسی دوسرے نبی کے واقعاتِ زندگی میں نہیں ملتی۔ اس سے اللہ تعالیٰ کی غرض یہ تھی کہ قیل و قال ہی تک بات نہ رکھنی چاہیئے کیونکہ اگر نرے قیل و قال اور ریاکاری تک ہی بات ہو تو دوسرے لوگوں اور ہم میں پھر امتیاز کیا ہوگا اور دوسروں پر کیا شرف! تم صرف اپنا عملی نمونہ دکھاؤ اور اس میں ایک ایسی چمک ہو کہ دوسرے اس کو قبول کر لیں کیونکہ جب تک اس میں چمک نہ ہو کوئی اس کو قبول نہیں کرتا۔ کیا کوئی انسان میلی چیز پسند کر سکتا ہے؟ جب تک کپڑے میں ایک داغ بھی ہو وہ اچھا نہیں لگتا۔ اسی طرح جب تک تمہاری اندرونی حالت میں صفائی اور چمک نہ ہوگی کوئی خریدار نہیں ہو سکتا۔ ہر شخص عمدہ چیز کو پسند کرتا ہے۔ اسی طرح جب تک تمہارے اخلاق اعلیٰ درجہ کے نہ ہوں کسی مقام تک نہ پہنچ سکو گے۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۸۰، صفحہ ۱۸۱)

ربوہ ۔۔ ۲۰ فروری ۱۹۷۵ء کو صبح نو بجے مسجد مبارک میں لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کے زیرِ اہتمام وسیع پیمانہ پر ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل، محترم مولوی دوست محمد صاحب شاہد، محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب اور محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے پیشگوئی مصلح موعود کی عظمت و اہمیت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈال کر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذاتِ والاصفات میں اس کے بہ تمام و کمال پورا ہونے اور اس کے انقلاب انگیز اثرات کے طور پر دنیا بھر میں غلبۂ اسلام کی راہ کمال خوش اسلوبی سے ہموار ہونے کو بہت ایمان افروز پیرایہ میں واضح کیا۔ جلسہ میں صدارت کے فرائض محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتیٔ سلسلہ و پرنسپل جامعہ احمدیہ نے ادا فرمائے۔

(جلسہ کی کسی قدر تفصیلی روداد آئندہ اشاعت میں ہدیۂ قارئین کی جائے گی۔ انشاء اللہ العزیز)

لاہور میں جلسہ یومِ مصلح موعود

مسجد احمدیہ دارالذکر لاہور میں مورخہ ۲۳ فروری ۱۹۷۵ء بروز اتوار دن کے دس بجے یومِ مصلح موعود کے سلسلہ میں جلسہ منعقد ہوگا جس میں محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد و دیگر علمائے سلسلہ تقاریر فرمائیں گے۔

عورتوں کے لئے پردہ کا انتظام ہوگا۔

احباب جوق در جوق تشریف لاکر تقاریر سے مستفید ہوں۔

سیکرٹری اصلاح و ارشاد
جماعتِ احمدیہ لاہور

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

آئندہ چودہ سال کا زمانہ میرے نزدیک تربیت پر بہت زور دینے کا زمانہ ہے جس میں ہزاروں ہزار احمدیوں کو تربیت یافتہ ہونا چاہیئے

مجلس انصار اللہ تربیت کا ایک جامع پروگرام بنائے اور ہر احمدی فرد کو معرفت کے مقام پر کھڑا کرنے کی کوشش کرے

اسلام کی ابدی صداقتوں کو نئی نسل کے سامنے دہراتے چلے جائیں تا وہ آئندہ ذمہ داریوں کو نباہنے کے قابل ہو جائے

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے اور ہماری نسل کو اپنا مقام سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے!

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۷؍ صلح ۱۳۵۴ ہش (مطابق ۱۷؍ جنوری ۱۹۷۵ء) بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

مرتبہ: مکرم محمد یوسف سلیم صاحب ایم۔ اے، انچارج شعبہ زود نویسی ربوہ

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

اِس وقت جماعت احمدیہ ایک نہایت ہی اہم اور نازک تربیتی دَور میں داخل ہو چکی ہے۔ مخالفت نے اِس وقت جو رنگ اختیار کیا ہے وہ اِس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ ہم تربیت پر بہت زور دیں۔

تربیت کی ذمہ داری

بچوں پر نہیں ڈالی جا سکتی اور نہ نوجوانوں پر ڈالی جا سکتی ہے۔ یہ کام بڑوں کا ہے یعنی عمر میں اور تجربے میں ثقہ اور سُلجھی ہوئی طبیعتوں والے انصار کا یہ فرض ہے کہ وہ تربیت کی طرف توجہ دیں۔ چنانچہ آج میں اپنے انصار بھائیوں سے اسی سلسلہ میں مخاطب ہو رہا ہوں۔

الٰہی سلسلے یا اُمتِ محمدیہ کے اندر وہ آخری الٰہی سلسلہ جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ دُنیا میں قائم کیا گیا، اس سے پہلے کے الٰہی سلسلے تنزّل کرتے ہوئے نئے سلسلوں کی شکل اختیار کرتے چلے گئے۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ جو اُمت بنائی گئی اس میں مختلف ادوار میں اور مختلف علاقوں میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مصلحین اور مجدّدین پیدا کئے گئے۔ جنہوں نے اپنے اپنے علاقوں اور زمانوں میں دین کو قائم کرنے اور قائم رکھنے کی ذمہ داری نباہی اور اس طرح یہ شمعیں نسلاً بعد نسلٍ روشن ہوتی رہیں اور اسلام اپنی خالص اور صحیح شکل میں دُنیا کے سامنے آتا رہا یہاں تک کہ

مہدی علیہ السلام کا زمانہ

آگیا اور جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے اولیاء اللہ کو بھی بتایا ہے اور انہوں نے اپنی کتب میں بڑی وضاحت سے لکھا ہے کہ مہدی علیہ السلام کا نور قیامت تک ممتد ہوگا جس کا مطلب یہ ہے کہ قیامت تک ایک کے بعد دوسری نسل کی تربیت ضروری ہے تاکہ وہ نُور جو اسلام کا نُور ہے اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نُور ہے جسے دُنیا نے مہدی علیہ السلام کے ذریعہ دیکھا وہ اپنی پوری چمک اور روشنی کے ساتھ قائم رہے ہمارے دِلوں میں بھی اور ہمارے اعمال میں بھی، ہماری کوششوں میں بھی اور ہماری زندگی کے ہر پہلو میں بھی تاکہ جس غرض کیلئے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تھے، وہ غرض پُوری ہوتی رہے اور ہر انسان اپنے محبوب آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل اپنے رب کی معرفت بھی حاصل کرے اور اس کی رحمتوں کا بھی حصہ دار بنے۔

جیسا کہ میں نے ابھی بتایا ہے پہلے انبیاء کے سلسلوں میں تنزّل واقع ہوا اور پھر نئے انبیاء مبعوث ہوئے یا اُمتِ محمدیہ میں مجدّدین، مصلحین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق رکھنے والوں اور اللہ تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے والوں نے اپنے اپنے وقتوں میں اسلام کے نُور کو اور وہ جو سراجِ منیر تھا اسکی روشنی کو از سرِ نو قائم کیا تو پھر اس میں تنزّل اور تبدیلی جو واقع ہوئی۔ وہ کیوں؟ وہ اِس لئے کہ آئندہ نسلوں کو سنبھالا نہیں گیا اور اُن کی تربیت نہیں کی گئی۔ اُنہوں نے اپنی آنکھوں سے جن حقائق کو اور جن صداقتوں کو اور جن انوار کو اور جن رحمتوں کو دیکھا تھا آنیوالی نسلوں کی آنکھوں سے وہ چیزیں اوجھل ہو گئیں اس لئے وہ صراطِ مستقیم سے بھٹک گئیں۔

پس ہماری جماعت کے لئے ضروری ہے

کہ جو صداقتیں کامل اور مکمل شکل میں قرآنِ عظیم میں پائی جاتی ہیں اور جو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ایک کامل نبی جو خاتم تھا تمام رُوحانی کمالات کا اس کے ذریعہ ہمیں عطا ہوئی ہیں، ہم انتہائی کوشش کریں کہ یہ صداقتیں اور یہ انوار اور یہ حقائق اور یہ برکات اور یہ رحمتیں جماعت احمدیہ کی ایک نسل کے بعد دوسری نسل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حاصل کرتی چلی جائے۔ اگلے چودہ سال کا زمانہ میرے نزدیک تربیت پر بہت زور دینے کا زمانہ ہے جس میں ہزاروں نو احمدیوں کو تربیت یافتہ بنانا چاہیئے اور پھر اس کے بعد جیسا کہ میں نے پہلے بھی کئی دفعہ بتایا ہے غلبۂ اسلام کی صدی کا ہم نے استقبال کرنا ہے بہرحال تربیت ساتھ ساتھ ہوتی ہے لیکن بعض اوقات تربیت پر زیادہ زور دینا پڑتا ہے اور بعض اوقات اعمال کی طرف زیادہ توجہ کرنی پڑتی ہے اور اسکے ساتھ ساتھ تربیت بھی ہوتی رہتی ہے کیونکہ اپنے اندر اسلام کو قائم رکھنے اور شریعت محمدیہ کے انوار کو دوسروں تک پہنچانے کیلئے زیادہ توجہ دینی پڑتی ہے اور مسابقت اور جہاد کرنا پڑتا ہے بہرحال یہ زمانہ تربیت کا زمانہ ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ عمل نہیں کرنا۔ تربیت کا زمانہ اس معنے میں مراد ہے کہ اس وقت تربیت کی طرف خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے تاکہ نئی نسل بھی ان ذمہ داریوں کو نباہنے کے قابل ہو کر ہمارے شانہ بشانہ کھڑی ہو جائے اور اس لحاظ سے بھی کہ انشاء اللہ بڑی وسعت پیدا ہوگی اور بہت زیادہ تعداد میں مربیوں کی ضرورت پڑے گی۔ ہمیں اس طرف توجہ کرنی چاہیئے کیونکہ ہماری کامیابی کے لئے

مربیوں کا ہونا ضروری ہے

ضرورت کے وقت مربیوں کا میسر آنا یہ بھی اس وقت کا ایک اہم تقاضا ہے

پس اگر ہم خود اپنے نفوس کی اصلاح کر لیں اور اگر ہم یہ کوشش کریں کہ ہمارا ماحول تربیت یافتہ اور اصلاح یافتہ ہو جائے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم ہر وقت اُن صداقتوں کو جو اسلامی عقائد میں پائی جاتی ہیں اور اُن حقیقتوں کو جنہیں قرآنی شریعت نے ہمارے سامنے رکھا ہے اُن کو خود سمجھیں اور اُن کے مطابق اپنی زندگی گذاریں اور اپنی چھوٹی نسلوں کو، نوجوانوں کو اور نئے آنے والوں کو بھی اسلامی تعلیمات کی صداقتوں اور قرآنی حقائق سے آگاہ کریں۔ بلکہ ان صداقتوں کو حفظ کرا دیں اور اُن کی زندگی کا جزو بنا دیں۔ تب ہم خود کو جماعتی اجتماعی لحاظ سے اس قابل بنا سکیں گے کہ جو ذمہ داری اگلے تیرہ چودہ سال میں ہم پر پڑنے والی ہے ہم اُسے نباہ سکیں اور اس طرح اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کر سکیں اور اس کی خوشنودی کو پا سکیں۔

جو صداقت مثلاً اللہ تعالیٰ اور اس کی صفات کے متعلق اسلام نے ہمیں بتائی ہے وہ تو

ایک عجیب اور حسین تعلیم

ہے۔ بہت سی حقیقتیں ہیں جو ہم کو بتائی گئی ہیں۔ اُن کے عرفان اور معرفت کو قرآن کے ذریعہ ہم نے حاصل کیا مگر انسان یہ دیکھ کر حیران رہ جاتا ہے کہ کس طرح مسلمانوں کی ایک نسل کے بعد دوسری نسل نے یہ صداقتیں بھلا دیں اور اُن کی طرف توجہ نہیں دی۔ یہ کیسے ممکن ہوا؟ لیکن جب ہم اپنی تاریخ پر نظر ڈالتے ہیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ عملاً یہ ممکن ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ کو ماننے والے عملاً بہت سی بدعات کا شکار ہو گئے اور یہ آج کی بات نہیں۔ پچھلے چودہ سو سال میں ہزاروں لاکھوں مصلحین نے یہی اعلان کیا کہ صداقتیں تمہیں دی گئیں۔ آسمان سے نور تمہارے اُوپر نازل ہوا۔ پھر بھی تم اندھیروں میں جا چھپے اور وہ صداقتیں تم سے اوجھل ہو گئیں۔ اور وہ معرفت اور عرفان جاتا رہا۔ وہ محبت اور وہ عشق کا ماحول قائم نہ رہا۔ ایک طرف اتنی عظیم صداقتیں ہیں۔ اتنا عظیم حسن ہے اور دوسری طرف اُن کا نظر سے اوجھل ہو جانا بھی ایک ایسا واقعہ ہے کہ انسانی عقل اس

کو تسلیم کرنے کے لئے تیار تو نہیں لیکن انسان کا مشاہدہ بتاتا ہے کہ ایسا واقعہ ہو گیا۔ اس لئے یہ بڑے خطرے کی بات ہے کہ ہم جو بڑے ہیں ہم جو انصار اللہ کہلاتے ہیں۔ ہم اگر اپنے کام سے غافل ہو گئے اور اگر ہم نے اپنی ذمہ داریاں نہ نباہیں تو کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ جو بعد میں آنے والی نسل ہے یا جو ان کے بعد آنیوالی نسل ہے وہ کمزوری دکھائے اور اللہ تعالیٰ کے قہر کا مورد بن جائے حالانکہ اُن کو اس لئے پیدا کیا گیا تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے پیار کو پائیں۔ خدا تعالیٰ نے جو فیصلہ کیا ہے وہ تو پورا ہو گا۔ ہمیں اپنی اور اپنے بچوں کی اور اپنی نسلوں کی فکر کرنی چاہیئے۔ اسلئے میں انصار اللہ کو اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ وہ ہر جگہ جہاں ایک یا ایک سے زائد انصار پائے جاتے ہیں

تربیتی ماحول پیدا کریں

اور اپنے گھروں میں۔ اپنی مساجد میں۔ اپنے ڈیروں میں اور اپنی بیٹھکوں میں میں ان باتوں کو دہرائیں۔ اس شکل میں اور اس تفصیل کے ساتھ جو مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمارے سامنے رکھی ہیں اور یہ کوشش کریں کہ اس معرفت کے حصول کے بعد دوسروں کو بھی معرفت سکھائیں۔ معرفت ایک تو خود اپنے لئے اُنس اور لگاؤ اور پیار پیدا کرتی ہے یعنی اعلیٰ تعلیم خود اپنے حسن کی طرف کھینچتی ہے لیکن وہ تو ایک ذریعہ ہے، منزل تو نہیں وہ تو ایک راہ ہے خدا تعالیٰ کا پیار دلوں میں پیدا کرنے کے لئے۔

پس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو صداقتیں پیش کی ہیں قرآن کریم نے جو ہدایتیں دی ہیں، وہ ہر ایک کے سامنے حاضر رہنی چاہئیں۔ قرآن عظیم میں اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات کے متعلق ہمیں جو کچھ بتایا گیا ہے، وہ ہمیں بھول نہیں جانا چاہیئے۔ اسلام کی شرک سے مبرا تعلیم کے ہوتے ہوئے بعض لوگ قبروں پر سجدہ کرتے ہیں۔ اسی قسم کی اور بھی بہت سی بدعات ہیں جو مسلمانوں کے اندر گھس آئی ہیں۔ انسان اپنے مالک اور اپنے خالق اور اپنے رب کریم اور اپنے خدائے رحمان۔ رحیم اور مالک یوم الدین کو بھول جاتا ہے اور راہ ہدایت سے بھٹک جاتا ہے۔ یہ بڑے فکر کی بات ہے۔ پہلوں نے جو غلطی کی، جماعت احمدیہ کو اس غلطی سے محفوظ رہنا چاہیئے اسے محفوظ رکھنا چاہیئے۔ آنیوالے نسلوں کے سامنے

ایک تربیتی پروگرام کے ماتحت

اسلام کی ابدی صداقتوں کو دہراتے چلے جانا چاہیئے تاکہ وہ غلطی سے محفوظ رہیں

بڑی دیر ہو گئی انصار اللہ سے میں نے باتیں نہیں کیں۔ بدلتے ہوئے حالات کے تقاضے بھی بڑے اہم ہو گئے ہیں۔ ہم ایک نازک دور میں داخل ہو گئے ہیں اس لئے انصار اللہ کو چاہیئے کہ وہ باقاعدہ ایک منصوبہ بنائیں۔ اس منصوبہ کی تکمیل پر بے شک مہینہ دو مہینے لگ جائیں لیکن ایک جامع منصوبہ تیار ہو۔ اگر ایک خاندان احمدی ہے تو اس ایک خاندان تک بھی قرآن عظیم کی عظیم صداقتیں پہنچ جائیں۔ آپس میں تبادلہ خیالات کریں۔ باتیں کریں اور سوچیں پہلوں نے اسلامی صداقتوں سے جو کچھ حاصل کیا اس کے متعلق غور کریں اور ان باتوں کو اتنا دہرائیں، اتنا دہرائیں کہ وہ ذہن کا ایک حصہ بن جائیں انسانی دماغ کا ایک جزو بن جائیں۔ اور کوئی رخنہ باقی نہ رہے کہ جس کے ذریعہ شیطانی وساوس انسان کے دماغ میں داخل ہو سکیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امید ہے انصار اللہ اس اہم امر کی طرف توجہ کریں گے اور کوئی ٹھوس پروگرام بنانے سے پہلے مجھ سے مشورہ بھی کر لیں گے۔ میں نے ہدایت دی تھی کہ کچھ کتابوں پر مشتمل لٹریچر شائع ہونا چاہیئے۔ کتابوں میں لٹریچر پڑا رہے تو یہ تو کوئی چیز نہیں، اسے سامنے آنا چاہیئے۔ اس کے متعلق تبادلہ خیالات کرنا چاہیئے۔ باتیں کرنا اور ایک دوسرے سے پوچھنا ضروری ہے کیونکہ اگر ہم ایسا نہ کریں تو بعض پہلو جہالت کی وجہ یا ناسمجھی کی وجہ سے یا شرم کی وجہ سے بعض دفعہ چھپے رہتے ہیں اور وہ بچوں اور نئے آنیوالے والوں کے سامنے واضح ہو کر نہیں آتے۔ اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ

کتابوں کو پڑھنے کی ایک رَو

پیدا کر دینی چاہیئے۔ ایسی کتابیں ہوں جنہیں احباب ہر وقت اُٹھتے بیٹھتے مطالعہ میں رکھیں۔ آپس میں باتیں کریں۔ کسی مسئلہ کو لے کر سوچیں کہ اس کی کیا کیا گتھیاں ہیں۔ پہلوں نے اس سے کیا حاصل کیا۔ ہم اس سے کیوں محروم ہیں۔ اس کے لئے ہمیں کس طرح کوشش کرنی چاہیئے۔ کس قسم کا پیار ہمیں اپنے دلوں میں پیدا کرنا چاہیئے۔ . . . .

ہمیں کس قسم کا تعلق اپنے رب سے اور اپنے محبوب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیدا کرنا چاہیئے۔ کس رنگ میں آپ ہمارے لئے اُسوہ ہیں۔ کس طرح ہمیں اس اُسوہ کو اختیار کرنا چاہیئے۔ کونسی راہ ہے جس پر چل کر اور کون سا طریق ہے جس پر گامزن ہو کر اُس نور سے حصہ لے سکتے ہیں اور اس سے اپنے سینوں کو اور اپنے ماحول کو اور اپنے خاندانوں کو منور کر سکتے ہیں وغیرہ وغیرہ

پس ان باتوں کو یاد رکھنا چاہیئے، بھول نہیں جانا چاہیئے۔ انسان اپنی آنکھوں سے بھی علم حاصل کرتا ہے۔ کانوں سے بھی علم حاصل کرتا ہے اور ناک سے بھی علم حاصل کرتا ہے۔ بعض اور حسّیں ہیں اُن سے بھی علم حاصل کرتا ہے مثلاً وہ اپنی زبان سے بھی علم حاصل کرتا ہے۔ زبان سے صرف کھانے والی چیزوں کا ذائقہ ہی نہیں حاصل کیا جاتا۔ کیا انسان خدا تعالےٰ کی حمد کرتے ہوئے زبان سے لذت نہیں حاصل کرتا؟ یقیناً حاصل کرتا ہے اس لئے محض کھانے کی لذت نہیں جو زبان سے حاصل ہوتی ہے بلکہ روحانی لذتیں بھی ہیں جو زبان سے ہمیں حاصل ہوتی ہیں۔ مثلاً دعا ہے دعا زبان سے کی جاتی ہے ہم خدا سے دعائیں کرتے ہیں اور اس سے ہمیں ایک قسم کی لذت حاصل ہوتی ہے۔ میں نے پہلے بھی بتایا تھا ایک دفعہ میرے دماغ میں

عجیب خیال پیدا ہوا

میں نے خدا سے یہ دعا کی کہ اے خدا! کھانا پینا یا اس قسم کی اور ہزاروں چیزیں ہیں جن کے ذریعہ ہم لذت حاصل کرتے ہیں لیکن ان مادی ذرائع کے علاوہ تو خود اپنی رحمت سے ایسا سامان پیدا کر کہ میں ایک لذت حاصل کروں۔ عجیب دعا تھی جو میرے دل سے نکلی لیکن اللہ تعالےٰ نے اسی وقت اس دعا کو قبول کیا اور دو گھنٹے تک سر سے پاؤں تک میرا جسم سرور حاصل کرتا رہا یہ روحانی طور پر زبان کی لذت نہیں تو اور کیا ہے۔ ہم دعائیں کرتے ہیں اور دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے ہیں جس کے نتیجہ میں وہ ہم پر اپنے فضلوں

کو نازل کرتا ہے آخر دعا ہم زبان سے کرتے ہیں لوگ سمجھتے ہیں کہ زبان کا کام صرف "چسکے" کا ہے کہ کھایا اور مزہ اٹھا لیا۔ مادی چیزوں کا حظ اٹھانے کے لئے ہی زبان پیدا نہیں کی گئی۔ وہ بھی ضروری ہے کیونکہ زندگی اور دسترس کے قیام کے لئے کھانا پینا بھی ضروری ہے۔ لیکن زبان کی لذت صرف یہی نہیں یہ بھی ایک چھوٹا سا حصہ ہے اس لذت کا جو زبان کے ذریعہ حاصل کیا جاتا ہے اصل لذت وہ ہے جو انسان ذکر الٰہی سے حاصل کرتا ہے۔ اسی طرح کان ہے۔ دُنیا بہک گئی۔ سماع ایک محاورہ بن گیا۔ عجیب لوگ ہیں کہ صرف گانے سُن کر لذت حاصل کرتے ہیں حالانکہ

خدا تعالیٰ کی آواز

جب کان میں پڑتی ہے تو جو لذت کان کے ذریعہ انسان حاصل کرتا ہے اس کا کروڑواں حصہ بھی انسان گانے سُن کر حاصل نہیں کر سکتا ایک وہ لذت ہے جو وقتی اور چند منٹ کے بعد ختم ہو جاتی ہے اور ایک وہ لذت ہے جو انسان کی زندگی کو بدل دیتی ہے یعنی پیار کی آواز۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں اس کی بہت سی مثالیں موجود ہیں۔ آپ نے جس رنگ میں اور جس طور پر خدا تعالےٰ کی آواز کو سُنا اور جو لذت آپ نے محسوس کی اُس کا آپ نے کئی جگہوں پر ذکر کیا ہے۔ اس کو بچوں کے سامنے آنا چاہیئے۔ شاعر کی جو آواز گانے کے ذریعہ آتی ہے یہ قابلِ التفات اس لئے بھی نہیں کہ شاعر تو بہک جاتا ہے۔ ایک مصرع میں ایک مضمون ہوتا ہے تو اگلے مصرعہ میں اس سے الٹ مضمون ہوتا ہے۔ ایک شعر میں شمال کا مضمون تھا تو دوسرے میں جنوب کا شروع ہو گیا۔ گویا شاعرانہ تخیل کے اندر ہمیں بالکل متضاد اور ایک دوسرے سے بُعد رکھنے والے مضامین نظر آتے ہیں۔ لیکن ایک وہ آواز ہے جو کان کے ذریعہ ہمیں لذت دیتی ہے اور اس آواز میں نہ کوئی تضاد ہے اور نہ یہ عارضی ہوتی ہے بلکہ مستقل طور پر ہمیشہ کے لئے ہے۔ جب تک انسان اپنے مقام پہ قائم رہے۔ یہ آواز لذت پیدا کرتی رہتی ہے۔ اسی طرح مثلاً ناک ہے۔ وہ صرف خوشبو سونگھنے والا یا بدبو محسوس کرنے والا آلہ تو نہیں ہے۔ انسان ناک سے بہت سی روحانی چیزیں سونگھتا ہے۔

میرا ذاتی تجربہ ہے

کہ ناک کہتا ہے کہ یہ چیز ہے یا یہ چیز نہیں ہے تو جیسا کہ یہ محاورہ بھی ہے کہ میں یہ [illegible] کرتا ہوں مثلاً دوسروں کی روحانی خوبیاں ہیں۔ سونگھتے روحانی انسان کے دوسرے تے ابھی تک اس کو سمجھا ہی نہیں۔ لیکن صرف خوشبو سونگھنے یا بدبو سونگھ کر اس سے بچنے کے لئے تو انسان کو ناک نہیں دیا گیا بلکہ اس کے بہت سے روحانی فوائد ہیں۔ ہماری جتنی حسیں ہیں ان کی افادیت صرف مادی پہلوؤں تک ہی محدود نہیں ہے۔ بلکہ ان کا اصل فائدہ یہ ہے کہ وہ ہمارے لئے روحانی طور پہ لذت اور سرور کے سامان پیدا کرتی رہیں۔

غرض خدا تعالےٰ کا جو پیار ہے وہ ایک راستہ سے تو ہم تک نہیں پہنچا وہ تو ہر راستہ سے ہم تک پہنچتا ہے۔ بد بخت ہے وہ انسان جس کو ہر راہ سے پیار نہیں ملا اور اس سے بھی بد بخت ہے وہ نوجوان جو احمدیت میں پیدا ہوا اور خدا کے پیار سے محروم رہا۔ اس کی ذمہ داری انصار اللہ پر ہے۔ پس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

136

انصار اللہ اپنی ذمہ داری کو سمجھیں

اور تربیت کا پروگرام بنائیں اور ہر ایک کو معرفت کے مقام پر کھڑا کرنے کی کوشش کریں۔ ٹھیک ہے ہر ایک نے اپنی استعداد اور اپنی قوتوں کے مطابق اس معرفت کو حاصل کرنا ہے لیکن یہ بھی درست ہے کہ ہمارا ہر بچہ جو اپنے دائرۂ استعداد کے اندر اپنے کمال کو نہیں پہنچتا، وہ مظلوم ہے اور ہمارے اوپر اس کی ذمہ داری آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں یہ توفیق عطا فرمائے کہ ہم اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور ان کو ادا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہماری نوجوان نسل کو اور نئے آنیوالوں کو یہ توفیق دے کہ وہ اپنے مقام کو سمجھیں جس طرح ایک ابلنے والی دیگ جس کے اُبلنے میں کچھ وقت لگتا ہے۔ ایک دیگ جو اُبل رہی ہے وہ بعض دفعہ آدھے گھنٹہ میں یا گھنٹے میں اس درجہ حرارت کو پہنچتی ہے لیکن اُس اُبلتی ہوئی دیگ میں دو قطرے ٹھنڈے پانی کے ڈالو تو ایک سیکنڈ میں اُبلنے لگتی ہے۔ اسی طرح ہمارے اندر بھی

خدا تعالیٰ کی محبّت اور پیار

کی اتنی گرمی ہونی چاہیئے کہ اس کے مقابلے میں اُبلتے ہوئے پانی کی کوئی گرمی نہ ہو۔ باہر سے آنے والے ہمارے اندر شامل ہوتے ہیں یا ہماری جو نوجوان نسل ہے جب وہ بڑی ہو کر اپنی ذہنی اور روحانی بلوغت کو پہنچتی ہے تو جس طرح ایک سیکنڈ یا اسکے ہزارویں حصے میں ٹھنڈے پانی کا قطرہ اُبلنے لگتا ہے (جو اُبلتی دیگ میں ڈالا جائے) اور حرارت کے بلند درجے کو پہنچ جاتا ہے اسی طرح یہ بھی خدا کی محبت اور پیار میں انتہائی طور پر گداز ہو جائیں۔

پس ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر دو کو توفیق دے۔ انصار اللہ کو بھی کہ وہ تربیت کی ذمہ داری کو نباہ سکیں اور نوجوانوں کو بھی کہ وہ اس تربیت کو قبول کریں اور سارے کے سارے بلا استثنا اس مقام تک پہنچ جائیں کہ وہ ہر پہلو سے معرفتِ الٰہی اور عرفانِ باری کو حاصل کر چکے ہوں اور وہ اس بات کے قابل ہو گئے ہوں کہ جب

غلبۂ اسلام

کی اس عالمگیر اور ہمہ گیر جدّ و جہد میں وسعتیں پیدا ہوں اور اس وقت ہزاروں مربیوں کی ضرورت ہو تو ہزاروں لاکھوں مربی موجود ہوں۔ تاکہ دنیا کو سنبھالا جا سکے اور نوعِ انسانی کو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کیا جا سکے۔

(بقیہ صفحہ ۶)

چوہدری عصمت اللہ خان مرحوم کا ذکر خیر

دعائیں اللہ تعالیٰ کے عشق پر دلالت کرتی تھیں۔ ان کی طبیعت میں جود و سخا پائی جاتی تھی۔ مظلوم احمدیوں کی مقدور بھر امداد کرتے تھے۔ مالی طور پر بھی اور اپنے اثر و رسوخ کے لحاظ سے بھی۔ ان کی ایک بڑی نیکی یہ ہے کہ انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی تحریک وقف پر اپنے ایک ہونہار لخت جگر یعنی فرزند چوہدری صلاح الدین صاحب کو راہ خدا میں وقف کر دیا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے مرحوم دوست اور بھائی کے درجات بلند فرمائے اور ان کے جملہ پسماندگان کا حامی و ناصر ہو۔ اللّٰھم آمین۔

تقویٰ شعاری کا پھل — ایک سچا واقعہ

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری ایم اے سابق مبلغ مغربی افریقہ و جزائر فجی

قاضی ابوبکر بن عبد الباقی البغدادی پانچویں صدی کے بزرگانِ امت میں سے گنے جاتے ہیں انہوں نے اپنا ایک عجیب و غریب اور ایمان افروز واقعہ خود ہی بیان فرمایا ہے جس کو یوسف بن خلیل نے اپنے معجم میں نقل کیا ہے اور انہیں کے حوالہ سے ابن رجب نے طبقات حنابلہ میں بھی اس کا ذکر کیا ہے وہ بیان فرماتے ہیں کہ میں ایک زمانہ میں مکہ معظمہ میں مقیم تھا اور فقر و فاقہ اور تنگ دستی کے ہاتھوں بہت تکالیف میں دن بسر کر رہا تھا اور بھوک و پیاس کی مصیبت اور شدت سے نجات حاصل کرنے کے لئے میرے پاس کچھ نہیں تھا ایک روز راستہ میں مجھے ایک ریشم کی تھیلی پڑی ہوئی ملی جو ریشمی دھاگہ سے بندھی ہوئی تھی۔ میں نے اسکو اٹھا لیا اور اپنے گھر لے آیا کھول کر دیکھا تو اس میں ایسے نفیس اور بیش قیمت موتیوں کا ہار تھا جو میری چشم تصور نے بھی کبھی نہ دیکھے تھے میں اس کو اپنے جائے سکونت پر رکھ کر باہر نکلا ہی تھا کہ میں نے دیکھا ایک صاحب وجاہت معمر بزرگ اپنے گمشدہ ہار کے بارے میں اعلان کر رہے ہیں اور ان کے ہاتھوں میں رومال میں بندھی ہوئی پانچ سو اشرفیاں ہیں اور وہ پکار پکار کر کہہ رہے ہیں کہ ”یہ اشرفیاں میں اللہ کے اُس بندہ کی خدمت میں پیش کروں گا جو میرا ہار کہیں سے پا گئے مجھ تک پہنچا دے“

مجھے بڑی خوشی ہوئی اور میں نے سوچا کہ غالباً وہ ہار انہیں بزرگ کا ہے میں ان کو دیدوں اور چونکہ میں اس وقت بہت بھوکا ہوں اور سخت حاجتمند بھی ہوں۔ اسلئے یہ پانچ سو اشرفیاں ان سے انعام کے طور پر لے لوں اور اپنی ضرورتیں پوری کروں۔ چنانچہ میں نے ان سے کہا کہ آپ میرے ساتھ آئیے۔ وہ میرے ساتھ میرے گھر پر آئے۔ پھر میرے دریافت کرنے پر انہوں نے اپنی گمشدہ تھیلی اور اس کے تسمہ وغیرہ کی خاص علامتیں بتائیں یہاں تک کہ ہار میں کتنے موتی ہیں اور ان موتیوں میں کیا خاص نشانات ہیں اور دھاگہ کی کیا خاص پہچان ہے انہوں نے سب کچھ بتایا اس سے مجھے یقین ہو گیا کہ یہ تھیلی انہیں کی ہے۔ چنانچہ میں نے وہ ہار والی تھیلی اسی طرح بندھی بندھائی نکال کر

ان کی خدمت میں پیش کر دی۔ انہوں نے اپنے اعلان کے مطابق پانچ سو اشرفیاں مجھے دینا چاہیں۔ لیکن اب میری نیت بدل چکی تھی میں نے سوچا کہ ایک فرض کی ادائیگی اور دیانتداری کے اصولوں پر عمل کے نتیجہ میں معاوضہ کی امید رکھنا یا معاوضہ لینا میری نیکی کو داغدار کر دے گا۔ چنانچہ میں نے ان سے عرض کیا کہ یہ آپ کی چیز آپ کی امانت تھی۔ میرا فرض تھا کہ میں اسے آپ تک پہنچاتا۔ اللہ تعالیٰ نے اس فرض کی ادائیگی میرے لئے آسان فرما کر مجھ پر احسان کیا۔ میں اس کا کوئی معاوضہ بدلہ یا انعام نہیں لے سکتا انہوں نے اصرار کیا اور بے حد اصرار کیا کہ میں اشرفیاں قبول کی تھیلی لے لوں۔ لیکن میرا ضمیر اسے قبول کرنے پر آمادہ نہ ہوا اور اپنی شدید حاجتمندی اور بھوک و ننگ کے باوجود میں نے اس وقت اسے قبول نہ کیا۔ چنانچہ وہ بزرگ انسان خوشی احسان اور امتنان و شکر کے جذبات کے ساتھ مجھ سے اس حال میں جدا ہو گیا کہ ہم دونوں ایک دوسرے کے نام اور وطن سے بھی ناآشنا تھے۔ آگے قدرت الٰہی کے کرشمے دیکھئے

اس کے بعد مکہ معظمہ سے فارغ ہو کر میں نے اپنے وطن کی طرف واپسی کی تیاری کی اور ایک کشتی پر سوار ہوا جس پر اور بھی بہت سے مسافر سوار تھے۔ خدا کی شان سفر کے دوران سمندر میں شدید طوفان آیا۔ کشتی ٹوٹ گئی اور اس کے سب مسافر ایک ایک کر کے سمندر میں ڈوب کر جانیں کھو بیٹھے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھ پر ایسا فضل کیا کہ میں کشتی کے ایک ٹکڑے پر کسی طرح بیٹھا رہا۔ سمندر کی موجیں اس لکڑی کے ٹکڑے یا تختے کو چلاتی اور دھکیلتی رہیں۔ بعض دفعہ لہریں میرے اوپر سے گزر جاتیں۔ مگر میں تختے سے چمٹا رہتا۔ چند روز میں نے اس مصیبت میں کاٹے اور مجھے کچھ خبر نہیں تھی کہ مجھے سمندر کہاں لے جا رہا ہے۔ یہاں تک کہ اس تختہ کے ذریعہ میں ایک جزیرہ کے کنارے پہنچ گیا۔ اس جزیرے میں مسلمانوں کی آبادی تھی۔ میں سمندر سے نکل کر گرتا پڑتا ایک مسجد میں جا پہنچا اور قرآن کریم کی تلاوت کرنے لگا۔ نمازیوں نے آ کر مجھے قرآن کریم پڑھتے ہوئے پایا جان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احوال پوچھنے پر انہوں نے میری مہمان نوازی کی ضروریات پوری کیں اور میری نجات پر بہت خوش ہوئے اور جب میں نے استدعا کی کہ میں ان کو قرآن کریم سکھاؤں چنانچہ میں انہیں قرآن مجید پڑھانے لگا اس دوران انہوں نے میری بڑی قدردانی اور اکرام کیا اور ہدایا اور عطایا مجھے پیش کئے ایک روز مجھے مسجد میں ایسے حسین خوشخط لکھے ہوئے قرآن مجید کے اوراق مل گئے وہ اوراق دیکھکر اہل شہر نے کہا معلوم ہوتا ہے تم بہت اچھے خطاط بھی ہو۔ میں نے کہا ہاں اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ چیز بھی نصیب فرمائی ہے اور میں اچھا خطاط ہوں انہوں نے کہا کہ تم ہمیں لکھنا بھی سکھایا کرو چنانچہ نوجوان بچے بوڑھے ہر طبقہ کے لوگ خطاطی سیکھنے کے لئے میرے پاس آنے لگے اور مجھے مزید ہر قسم کی آسائش کے سامان سے مالا مال کر دیا۔

کچھ عرصہ گزارنے کے بعد جزیرہ کے سرکردہ لوگوں نے مجھ سے کہا ہمارے ہاں ایک نہایت ہی معزز اور باثروت گھرانے کی ایک یتیم لڑکی ہے ہم چاہتے ہیں کہ اس کا نکاح آپ سے ہو جائے۔ میں نے ابتداءً عذر کیا لیکن انہوں نے ازراہ کرم و محبت متواتر اصرار کیا یہاں تک کہ میں آمادہ ہو گیا بالآخر مجھ سے اس لڑکی کا نکاح کر دیا گیا جب نکاح کے بعد اس لڑکی کو اسکے خاندان کے بزرگ میرے پاس لائے تو میری نگاہ سب سے پہلے اس کے گلے کی طرف گئی۔ میں نے دیکھا کہ اس کے گلے میں نہایت بیش قیمت موتیوں کا خوبصورت ہار پڑا ہے جو بعینہ وہی ہار ہے جو مکہ معظمہ میں مجھے راستہ میں پڑا ہوا ملا تھا اور میں نے وہ اس کے مالک کے حوالہ کر دیا تھا۔

میں اپنی نئی نویلی دلہن کی شکل و صورت سے زیادہ اس ہار کی طرف متوجہ ہوا اور غور سے دیکھنے لگا۔ میری یہ حرکت میری دلہن کو بھی اور اس کے لواحقین کو بھی بری لگی اور نامناسب سمجھی گئی کہ نئی دلہن دیکھنے اور اس کی طرف متوجہ ہونے کی بجائے اس کے گلے میں پڑے ہوئے ہار کو دیکھے جا رہا ہوں آخر میں نے بتایا کہ میں ہار کو کس لئے دیکھ رہا ہوں کہ یہ ہار بالکل ہو بہو ایسا ہی ہار بلکہ گویا یہی ہار میں نے مکہ معظمہ کے ایک راستہ میں گرا ہوا پایا تھا اور پھر اس کے مالک کو دے دیا تھا پھر میں نے مکہ معظمہ کا وہ پورا قصہ ان سے بیان کیا۔ حاضرین نے جب وہ پورا واقعہ مجھ سے سنا تو سبحان اللہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر ان کی زبانوں پر جاری ہو گیا اور ایک شور مچ گیا اور پھر ان لوگوں نے مجھے بتایا کہ بیشک یہ وہی ہار ہے جو مکہ معظمہ میں گم ہو گیا تھا اور تم نے پا کر جن صاحب وجاہت بزرگ کو دیا تھا وہ اس لڑکی یعنی تمہاری دلہن کے والد تھے جو ہمارے جزیرہ کے بڑے ہی نیک اور صالح بزرگ تھے۔ ان کا اب سے کچھ عرصہ پہلے انتقال ہوا ہے وہ کہا کرتے تھے کہ میں نے دنیا میں ایک نہایت ہی سچا اور دیانتدار مسلمان دیکھا ہے جس نے مکہ معظمہ میں میرا گمشدہ ہار پا کر مجھے واپس کیا تھا۔ اور میں اصرار سے اس کو پانچ سو اشرفیاں دینا چاہتا تھا مگر وہ قبول کرنے پر آمادہ نہ ہوا۔ لوگوں نے مجھے مزید بتایا کہ وہ بزرگ یہ دعا کیا کرتے تھے کہ اے خدا کسی طرح اپنے اس بندے کو میرے پاس پہنچا دے اور ایسی صورت پیدا فرما دے کہ میں اپنی اکلوتی چہیتی بیٹی کی شادی اس سے کر دوں اور آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس صالح بندے کی دعا کس طرح حرف بحرف قبول فرمائی ہیں۔ اس روز اس جزیرہ کے لوگ اس واقعہ سے اس قدر خوش اور تشکرانہ جذبات سے لبریز تسبیح و تحمید باری تعالیٰ میں مشغول رہے کہ بیان سے باہر اور میرے لئے بھی اللہ تعالیٰ کا یہ خاص فضل و رحمت کوئی کم خوشی اور ازدیاد ایمان کا موجب نہیں تھا"

واقعہ آپ نے پڑھ لیا اور پسند بھی آیا ہو گا بلکہ ہو سکتا ہے کہ اس سے پہلے بھی آپ نے یہ واقعہ پڑھا ہو۔ تاہم واقعات صالحین جتنی بار پڑھے جائیں ایمان کی تازگی کا موجب ہوتے ہیں۔ اس واقعہ میں اللہ تعالیٰ کے دو صالح بندوں کے دو مومنانہ کردار ابھر کر سامنے آتے ہیں اور ان کی خصوصیات ایسی ہیں کہ ہمیں انہیں زیادہ سے زیادہ اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ پہلا کردار اس مرد مومن کا ہے جس نے ہار پایا اور اسے بلا کسی معاوضہ یا لالچ کے ہار کے مالک کو واپس کر دیا۔ اگر مومن اپنی نیکی امانت اور دیانت کا کوئی بدلہ کسی بندے سے لینے پر راضی نہ ہو اور ہر حال میں خدا پر بھروسہ رکھے تو خدا تعالیٰ اس کے لئے غیب سے آسانیاں اور اسباب فراہم کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچتے ہوئے محض اس کی خوشنودی کیلئے بندہ جب اپنے کو کسی سختی میں مبتلا کر دیتا ہے اور اسی پر بھروسہ کرتے ہوئے پریشانیاں جھیلنے کے لئے ہنسی خوشی تیار ہو جاتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کے لئے غیب سے ایسی ایسی صورتوں سے آسانیاں فراہم کرتا ہے کہ جنہیں وہ کبھی سوچ بھی نہیں سکتا۔ خدا تعالیٰ کا اپنا ارشاد ہے

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ
مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ
حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ
يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ
حَسْبُهٗ (طلاق)

یعنی جو کوئی اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے مصیبتوں اور پریشانیوں یا تنگیوں سے بچ نکلنے کے سامان پیدا کر دے گا اور اسکے لئے ایسی جگہ سے روزی و رزق مہیا کرے گا جہاں سے اسے کوئی گمان تک نہ ہو گا۔ اور جو کوئی اللہ پر بھروسہ کرے گا تو اللہ اس کے لئے کافی ہے۔

دوسرا کردار اس واقعہ میں اُس صالح بندے کا ہے جس کا ہار گم ہوا تھا اگرچہ وہ خوشحال اور دولت مند تھا لیکن اوّل اس نے بغیر بخل اور کنجوسی کے انعام کے لئے بہت بڑی رقم مقرر کی اور دولت کو ایک آنی جانی چیز سمجھا اور یہی مومن کی شان ہے کہ وہ کتنا ہی بڑا دولتمند ہو جائے مال و دولت اس کی نظر میں ہیچ ہی رہتے ہیں اور وہ دولت کا غلام نہیں بنتا بلکہ دولت کو اللہ تعالیٰ اس کا غلام بنا دیتا ہے کہ اس کے پاس بے تحاشا آتی جاتی ہے۔ دوئم اس مرد مومن نے دولتمند اور بڑا خوشحال ہونے کے باوجود اپنی لڑکی کے رشتہ کے لئے یہ دعا اور یہ آرزو نہیں کی کہ اسے ضرور کوئی دولتمند داماد ملے خواہ بے دین اور غیر مسلم ہی کیوں نہ ہو بلکہ اس نے دعا اور آرزو کی تو ایک خدا سے ڈرنے والے نیک اور متقی کی دامادی کی کہ جس شخص کے دل میں جتنا ایمان ہوتا ہے اتنا ہی اس کے دل میں اُن لوگوں کی قدر و منزلت ہوتی ہے جو سچے مومن ہوں۔ مومن کی نظر میں عزت اور بڑائی کا معیار ایمان باللہ اور اللہ تعالیٰ سے تعلق ہوتا ہے مال و دولت اور نسل اور خاندان وغیرہ اس کے لئے بعد کی چیزیں ہوتی ہیں اگر آپ کو یہ اندازہ کرنا ہو کہ کسی شخص کے دل میں رفعت عزت اور قدر کس چیز کی ہے تو آپ یہ دیکھیں کہ وہ کس قسم کے لوگوں کو پسند کرتا ہے اور خود کن کی عزت و احترام کرتا ہے۔ دولت اور سونے چاندی کا پجاری ہمیشہ دولتمند کو بڑا سمجھے گا اور ان ہی کی عزت کرے گا۔ علم کا قدردان علم والوں کو بڑا مانے گا اور انہیں کی محفل پسند کرے گا۔ کھیلوں کے شوقینوں کی نظر میں مشہور کھلاڑیوں کا مقام بڑا ہو گا۔ اور ان کی قدر کرے گا۔ جسے دل بہلانے اور شعر و شاعری کی قدر ہو گی تو آپ اکثر اسے گویوں گلوکاروں اور شاعروں کا تذکرہ اور تعریفیں کرتا پائیں گے اسی طرح جس شخص کے دل میں ایمان اور عمل صالح کی قدر و منزلت ہو گی وہ ہمیشہ سچے اہل ایمان اور اللہ کے نیک بندوں کا احترام کرے گا اور ارشاد الٰہی کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ پر اس کا عمل ہو گا اور صادقوں اور صالحین سے اسے دلی لگاؤ ہو گا اور انہیں کی مجالس میں بیٹھنا اور انہیں کے نمونہ پر عمل کرنا پسند کرے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا کرے۔ اور نیکوں کے ساتھ ہمارا اور ہماری اولادوں کا بیٹھنا اٹھنا رہے۔

جناب چوہدری عصمت اللہ خان مرحوم کا ذکر خیر

محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل جالندھری

محترم چوہدری عصمت اللہ خان آف بہلولپور ضلع لائلپور کے بااثر زمینداروں میں سے تھے وہ اپنی ذاتی وجاہت اور خاندانی اثر و رسوخ کی وجہ سے علاقہ بھر میں مشہور تھے وہ نہایت پختہ قسم کے مخلص احمدی تھے ان کے والد مرحوم پرانے اور نہایت مخلص احمدیوں میں سے تھے چوہدری عصمت اللہ صاحب کی ابتدائی تعلیم قادیان تعلیم الاسلام ہائی سکول میں ہوئی تھی یہ اسی زمانہ میں وہاں تعلیم پاتے تھے جب میں بھی مدرسہ احمدیہ میں پڑھتا تھا۔ خوب یاد ہے کہ چوہدری عصمت اللہ صاحب فٹ بال کے ایک بہترین کھلاڑی تھے ان دنوں قادیان کی ٹیمیں کھیلوں کے مقابلوں میں دوسرے شہروں بٹالہ گورداسپور اور امرتسر وغیرہ میں بھی غالب رہا کرتی تھیں۔ چوہدری عصمت اللہ خان مرحوم باعمل دیندار طلبہ میں سے تھے فارغ التحصیل ہو کر انہوں نے اپنے علاقہ میں خوب دینی چرچا کیا ان دنوں مذہبی مباحثے اور مناظرے بھی بکثرت ہوتے تھے چوہدری صاحب مرحوم کی دینی مسائل سے واقفیت اور ان کی عملی زندگی میں نیکی کیوجہ سے عام لوگ انہیں مولوی کہتے تھے اور وہ اپنے علاقہ میں مولوی عصمت اللہ خان کے نام سے ہی زیادہ مشہور تھے۔ سلسلہ احمدیہ کے فدائی تھے احمدیت کے ایک غیور فرزند تھے نظام سلسلہ کے بہت پابند تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے عہد مبارک میں بھی خوب خدمات بجا لاتے رہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ سے ان کے نہایت محبت کے تعلقات تھے ایک دفعہ تو جب چوہدری صاحب مرحوم نے اصرار کر کے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ کو خلافت سے پہلے اپنے گاؤں میں بلایا تو مجھے بھی ساتھ جانے کا موقعہ ملا۔ اس موقع پر مہمان نوازی پر خلوص محبت اور سلسلہ کیلئے قربانی کا جو نظارہ چوہدری صاحب مرحوم نے پیش فرمایا تھا وہ ایک قابل فخر اور دلکش واقعہ ہے جزاہ اللہ خیراً

جناب چوہدری صاحب مرحوم بہت دعا گو تھے۔ بے کار لفظوں سے قطعاً گھبراتے رہتے تھے۔ تہجد بالالتزام ادا کرتے تھے۔ کتنی ہی دفعہ وہ ماہ رمضان المبارک میں ربوہ کی مسجد مبارک میں اعتکاف کیا کرتے تھے انکی تضرع و زاری کی

(باقی صفحہ ۵ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سُوب اٹھرا اٹھرا کے علاج کیلئے — کورس ۲۴ روپے
دوائی فضل الٰہی اولاد نرینہ کے لئے — کورس ۲۵ روپے
زدجام عشق طاقت کی جنرل ٹانک — کورس ۳۵ روپے
دواخانہ خدمت خلق ربوہ

پیوِدبے بی ٹانک

بچوں کے دست۔ قے۔ بدہضمی۔ مٹی کھانے کی عادت دُور کرتا۔ کیلشیم اور وٹامنز کی کمی کو پورا کرنے میں اکسیر ہے۔ قیمت ۔/۳

شفائے اُپھارہ

جانوروں کا خطرناک اور جان لیوا اُپھارہ ایک پیکٹ سے غائب۔ قیمت ۔/۷۵۔ درجن ۔/۶
رسالہ حیرت انگیز مجرب دوائیں مفت طلب کریں۔

شاہ ہومیوپیتھک اسٹورز اینڈ ہسپتال ربوہ

ضرورت ہے

ہمیں غیر ممالک میں ریڈیمیڈ کپڑوں کی ایکسپورٹ کے لئے درزیوں اور کٹرول کی ضرورت ہے جو ریڈیمیڈ کی سلائی اور کٹنگ میں ماہر ہوں۔ لاہور سے باہر کے اُمیدوار اپنی شرائط تحریری طور پہ بذریعہ خط ارسال کردیں۔ لاہور کے رہائشی ذاتی طور پر ملیں۔

اے چوہدری اینڈ کمپنی۔ امپورٹرز و ایکسپورٹرز
۲۵۔ برانڈرتھ روڈ۔ رام گلی نمبر ۱۔ پوسٹ بکس نمبر ۱۷۹۵۔ فون نمبر ۵۸۲۴۲ لاہور

کیریز (دانتوں کے گھن) میں اینٹی کیریز
ANTI CARIES.
پائیوریا (ماسخورہ) میں اینٹی پائیوریا
ANTI PYORRHOEA.
دانتوں کی حفاظت کرتا ہے
قیمت: فی کورس ۔/۱۰ روپے۔ مفید لٹریچر مفت

- کریم میڈیکل ہال بالمقابل مسجد احمدیہ لائلپور
- کیوہ ٹو میڈیسن کمپنی کمرشل بلڈنگ مال لاہور
- ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ۔ فون ۶۰۶/۶۰۷

معیاری تصاویر

کے لئے

میموریل فوٹو سٹرڈیس

گولبازار۔ ربوہ

ہر قسم کا سائنس کا سامان و جمیع نمونوں پر خریدنے کیلئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹورز فون ۶۴۳۵۰

گپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!

تازہ اور خالص مٹھائی
اور
عمدہ چائے
کیلئے

نذیری سٹال

مسجد اقصیٰ روڈ ربوہ پر تشریف لاویں!

پیٹ میں چھری مار کر اپھارہ والے جانور کی گیس نکالنا خطرناک علاج ہے۔ شفقتی پرسیم سے ہونے والا اپھارہ صرف ایک روپیہ کے اکسیر اپھارہ کے پیکٹ سے منٹوں میں ختم نہ ہو تو قیمت واپس۔ درجن یا زیادہ پر ۲۰٪ کمیشن۔ دو درجن یا زیادہ پر خرچ ڈاک بذمہ کمپنی۔
حیوانات کے نسخوں کا رسالہ مفت
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ۔ فون ۶۰۶/۶۰۷

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

ماہنامہ

تحریک جدید ربوہ

آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور اپنے غیراز جماعت دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیں۔

سالانہ چندہ ۔/۵ روپے (مینجنگ ایڈیٹر)

ماہنامہ

الفرقان ربوہ

چندہ سالانہ ۔/۱۰ روپے

تبلیغی و علمی مجلہ۔ جس میں قرآنی حقائق بیان کرنے کے علاوہ پادریوں اور دیگر مخالفین کے اعتراضات کے جوابات دیئے جاتے ہیں جس کے ایڈیٹر مولانا ابوالعطاء صاحب ہیں۔

(مینیجر)

درخواستِ دُعا

میری اہلیہ محترمہ کچھ دنوں سے بیمار چلی آرہی تھیں۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے صحت مند ہیں۔ سات آٹھ روز کے بخار آنے کی وجہ سے کچھ کمزوری اور نقاہت ہوگئی ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کمزوری اور نقاہت کو بھی دور فرمائے۔ آمین

(خاکسار محمد اسماعیل کاتب الفضل)

۲۔ سلسلہ کے مخلص کارکن مکرم چوہدری جمال الدین احمد صاحب معلم وقفِ جدید گذشتہ کافی عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ گو انہیں پہلے سے افاقہ ہے۔ تاہم احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ انہیں کامل شفاء عطاء فرمائے۔ آمین

(خواجہ) خورشید احمد سیالکوٹی

۳۔ خاکسار کے دادا محترم میاں محمد صدیق صاحب کو پیٹ میں سوزش کی تکلیف ہے۔ کمزوری کافی ہے۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

عبدالوحید طاہر دارالرحمت شرقی (الف) ربوہ

ربوہ میں!

کمیشن پر آئس کریم فروخت کرنے کے لئے خواہشمند حضرات درج ذیل پتہ پر رجوع فرمائیں!

عادل کباب ہاؤس گولبازار ربوہ
نزد ایوان محمود۔

شانتی کیپسول

میں ایسے قیمتی اجزاء شامل ہیں جو بیک وقت دل، دماغ، جگر، معدہ، اعصاب اور رحم کو طاقت دیتے ہیں۔ شانتی کیپسول خون صاف کرتے اور نیا خون پیدا کرکے رنگت نکھارتے ہیں۔ شانتی کیپسول دماغی کام کرنے والی لڑکیوں کے لئے بہترین مقوی دوا ہے۔ بے قاعدگی۔ سیلان۔ اٹھرا اور عام جسمانی کمزوری کے لئے مفید ہیں۔ دورانِ حمل شانتی کے استعمال سے بفضل تعالیٰ ماں اور بچہ کی صحت قائم رہتی ہے۔ قیمت:۔

قیمت تیس کیپسول ۱۲/۵۰ روپے ساٹھ کیپسول ۲۴ روپے۔ سو کیپسول ۳۶ روپے

المنار دواخانہ۔ ربوہ

مجربِ مفید اٹھرا مرض اٹھرا کا شافی علاج — مکمل کورس چوبیس روپے
اکسیر اولادِ نرینہ اولادِ نرینہ کیلئے — قیمت ۲۵ روپے
زدجام عشق طاقت کی دوا — قیمت چالیس روپے
ناصر دواخانہ ربوہ فون ۵۳۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوتھا سالانہ گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ

ربوہ رائیڈنگ کلب کے زیرِ اہتمام چوتھا سالانہ گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ مورخہ ۲۱، ۲۲، ۲۳ر تبلیغ ۱۳۵۴ہش (۲۱، ۲۲، ۲۳ر فروری ۱۹۷۵ء) بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار تعلیم الاسلام کالج کے جانبِ جنوب میدان میں منعقد ہو رہا ہے۔ انشاء اللہ العزیز۔

احبابِ کرام سے درخواست ہے کہ ٹورنامنٹ میں تشریف لا کر کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی فرمائیں ٹورنامنٹ کا افتتاح تین بجے بعد نماز جمعہ ہوگا۔

پروگرام

۲۱ر فروری بروز جمعہ

۳-۰۰ بجے شام	افتتاح
۳-۳۰ تا ۴-۳۰	دوڑ ۸۸۰ گز ابتدائی
۴-۳۰ تا ۶-۰۰	نیزہ بازی (انفرادی)

۲۲ر فروری بروز ہفتہ

۸-۳۰ تا ۹-۳۰	شتری چال - دلکی چال
۹-۳۰ تا ۱۱-۰۰	نیزہ بازی اجتماعی (ابتدائی)
۱۱-۰۰ تا ۱۲-۰۰	نیزہ بازی انفرادی (سیمی فائنل)
۱۲-۰۰ تا ۲-۰۰	وقفہ برائے نماز
۲-۰۰ تا ۳-۰۰	نیزہ بازی اجتماعی (سیمی فائنل)
۳-۰۰ تا ۶-۰۰	کراس کنٹری ریس

۲۳ر فروری بروز اتوار

۸-۳۰ تا ۱۰-۰۰	نمائش
۱۰-۰۰ تا ۱۰-۳۰	دوڑ ۸۸۰ گز (سیمی فائنل)
۱۰-۳۰ تا ۱۲-۰۰	دوڑ ۲ میل
۱۲-۰۰ تا ۲-۰۰	وقفہ برائے نماز
۲-۰۰ تا ۲-۳۰	نیزہ بازی انفرادی (فائنل)
۲-۳۰ تا ۳-۰۰	نیزہ بازی اجتماعی (فائنل)
۳-۰۰ تا ۳-۱۵	اطفال
۳-۱۵ تا ۳-۳۰	دوڑ ۸۸۰ گز

تقسیم انعامات

(سیکرٹری ربوہ رائیڈنگ کلب)

درخواستِ دُعا

میرے والد محترم میاں سراج الدین صاحب نیلہ گنبد لاہور گزشتہ ایک ماہ سے بعارضہ شوگر شدید بیمار ہیں۔ نقاہت بہت ہو گئی ہے۔

احبابِ جماعت و بزرگانِ سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان کی کامل صحت و فعّال زندگی کے لئے دردِ دل سے دعا فرماویں۔

(خلیل احمد نیلہ گنبد۔ لاہور)

ہمدردانہ مشورہ — کامیاب علاج

تبخیر معدہ۔ پرانی خارش و چنبل۔ بواسیر۔ دائمی نزلہ و زکام

دیگر مردانہ و زنانہ خاص امراض

ناصر دواخانہ گولبازار۔ ربوہ۔ فون نمبر ۵۳۴

حضرت حافظ عبدالرحمٰن صاحب پشاوری درویش قادیان وفات پا گئے

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

مکرم ناظر صاحب اعلیٰ قادیان نے اطلاع دی ہے کہ محترم حافظ عبدالرحمٰن صاحب پشاوری جو ایک عرصہ سے بیمار چلے آ رہے تھے ۱۴-۱۵ر دسمبر ۱۹۷۴ء کی درمیانی شب وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ ۱۵ر دسمبر قادیان کے جلسہ سالانہ کا آخری دن تھا اس لئے نماز جنازہ میں مقامی احباب کے علاوہ مہمانوں کی بھاری اکثریت نے بھی شمولیت اختیار کی اور بہشتی مقبرہ کے قطعہ صحابہ میں دفن ہوئے۔

حضرت حافظ صاحب ۱۹۰۰ء کے آخر یا ۱۹۰۱ء کے شروع میں حضرت میاں احمد جان صاحب کے ہاں پشاور میں پیدا ہوئے تھے۔ ان کے والدین وہاں سے ہجرت کر کے قادیان آ گئے تھے۔ اس طرح انہیں ۱۹۰۷ء میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ اصولِ قراءت کے مطابق قرآن مجید حفظ کرنے کی سعادت بھی پائی تھی۔ مزید برآں خداوند تعالیٰ نے اپنے فضل سے انہیں خوش الحانی کا ملکہ بھی عطا فرمایا ہوا تھا تقسیم ملک سے قبل اور بعد میں عام طور پر جلسوں کے مواقع پر قرآن مجید اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اردو اور فارسی نعتیہ کلام نہایت خوش الحانی سے پڑھتے اور سامعین بے حد محظوظ ہوتے۔

محترم حافظ صاحب بہت خود دار اور محنت کش آدمی تھے۔ کبھی کسی کے سامنے دستِ سوال دراز نہیں کیا۔ اگر تنگی بھی آئی تو کسی پر اس کا اظہار نہیں ہونے دیا اور نہ کسی سے شکوہ و شکایت۔ خود محنت کر کے کھانے کے عادی تھے۔ کسی وقت قادیان میں دودھ کی دکان بھی کرتے رہے ہیں اور بہترین قسم کی قلاقند تیار کرتے۔ باوجود بینائی کمزور ہونے کے صفائی کا بے حد خیال رکھتے تھے۔ بعض اہم تقریبات پر جائے کی بھی دکان کرتے۔ دکان، برتنوں اور میزوں وغیرہ کی صفائی شائقین کو کشاں کشاں لے آتی اور پھر ان کی شیریں گفتار انہیں بار بار وہیں آنے کی دعوت دیتی۔

بچپن سے صاف ستھرا لباس پہننے کے عادی تھے اور یہ طریق جب تک اللہ تعالیٰ نے توفیق دی قائم رکھا۔ تقسیم برِّ صغیر سے قبل انہیں مسجد احمدیہ پشاور شہر میں بھی خدمت کرنے کا موقع ملا۔ تقسیم کے بعد تو قادیان کے ہی ہو رہے۔ درویشی کا ابتدائی پُر آشوب زمانہ نہایت صبر و تحمل کے ساتھ گزارا اور زندگی کے آخری لمحہ تک اپنے عہد کو احسن صورت میں نبھاتے ہوئے اپنے اللہ کے حضور حاضر ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور اپنے قرب سے نوازے۔ (ناظر خدمتِ درویشاں)

ایک سُنہری پیشکش

جب سستے داموں کنٹرول ریٹ پر اشیاء ملتی ہوں تو پھر مہنگے داموں کیوں خریدی جائیں؟

ہمارے ہاں سے گھی ۷ روپے ۵۰ پیسے سیر، تیل مٹی ۴ روپے ۵۰ پیسے گیلن اور تیل بنولہ

کاسٹک سوڈا، کھل بنولہ، چوکر، مرغیوں کی ہر قسم کی خوراک نیز

کریانہ اور جنرل سٹور کی دیگر اشیاء انتہائی مناسب داموں پہ خرید فرمائیں

آپ کے دیرینہ خادم **چوہدری اینڈ سنز** جنرل آرڈر سپلائر

بالمقابل لنگر خانہ نمبر ۲ — رحمت بازار ربوہ — فون نمبر ۶۶۸

پلاٹ برائے فروخت

ایک نہایت ہی موزوں پلاٹ ۲/۱۲ محلہ دار الصدر غربی رقبہ ۲ کنال مین روڈ۔ سوئی گیس مہیا، پانی میٹھا۔ فوری فروخت کے لئے موجود ہے۔

شاہد احمد خان

دار الصدر ربوہ۔ فون نمبر ۴۸۰

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴